کارل مارکس

Karl Marx

فائرباخ پرتھی سس

Theses on Feuerbach

1

آج تک تمام مادیت کے فلسفے کی سب سے بڑی کمی (فائر باخ کا فلسفہ بھی اسی میں شامل ہے) یہ رہی ہے کہ کسی شے، حقیقت، نفسانی خواہش کو محض "شے" کی معروضی صوت میں یا پھر قیاس کی شکل میں لیا گیا، اسے انسان کی نفسانی سرگرمی، عملی یا داخلی حیثیت سے نہیں دیکھا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مادیت کے فلسفے کے برعکس، عملی پہلو کو عینیت پسندی نے ابھارا اور پھیلایا، اگرچہ یہ صرف تجریدی طریقے سے کیا گیا، کیونکہ لازمی بات ہے کہ عینیت پسندی انسانی سرگرمی کو صحیح معنوں میں بطور انسانی سرگرمی کے نہیں لیتی۔ فلسفی فائر باخ چاہتا ہے کہ مادی اشیا (sensuous objects) کو خیالی اشیا سے الگ کر کے دکھائے، لیکن بذات خود انسانی سرگرمی کو وہ عملی شے شمار نہیں کرتا۔ لہٰذا "مسیحیت کی اصلیت" Essence of Christianity کتاب میں اس نے صرف نظریاتی عمل کو ہی اصلی انسانی عمل شمار کر لیا۔ حالانکہ عمل محض اپنی کثیف تجارتی شکل میں سامنے آتا ہے۔ اسی لئے فائر باخ کی سمجھ میں نہیں آتا کہ "انقلابی"، "عملی تنقیدی" سرگرمی کی اہمیت کیا ہے۔

2

یہ سوال آیا انسانی غور وفکر بجائے خود حقیقی وجود رکھتا ہے یہ نہیں، _ کسی طرح بھی نظریاتی سوال نہیں ہے، یہ عملی سوال ہے۔انسان پر لازم ہے کہ عمل میں اپنے غور وفکر کی صداقت ثابت کر کے دکھائے، یعنی اس کی اصلیت اوراس کی طاقت کو، اور ادھر والے رخ کو ثابت کرے۔غور وفکر کے حقیقی وجود ہونے یا نہ ہونے کی بحث، جب اسے عمل سے بیگانہ کر کے زیر غور لایا جائے، محض عمل، خیالی بحث ہو کر رہ جاتا ہے۔

3

مادی فلسفے کی یہ تعلیم کہ لوگ محض ماحول اور اپنی تربیت یا اٹھان کی ہی پیداوار ہوتے ہیں، چنانچہ بدلے ہوئے لوگ دراصل مختلف ماحول اور مختلف تربیت کا نتیجہ ہوتے ہیں، یہ تعلیم اس بات کو بھول جاتی ہے کہ حالات یا ماحول کا بدلا جانا بھی تو لوگوں کے ہی دم سے ہوتا ہے، اور یہ کہ جو تربیت دیتے ہیں انہیں خود بھی تو تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔مادی فلسفے کی یہ تعلیم چارو ناچار اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے کہ معاشرہ کو دو حصوں میں بانٹ دے، جس کا ایک حصہ پورے سماج سے بلند و برتر ہو، (مثال کے طور پر رابرٹ اوون کی تحریریں ملاحظہ ہوں)
ماحول کا اور انسانی سرگرمی کا بیک وقت بدلتے رہنا تب ہی سوچا جا سکتا ہے اور معقولیت کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے، جب ہم اسے ایسے عمل کی صورت میں دیکھیں جو انقلاب لاتا رہتا ہے۔

4

فائر باخ میں مذہبی سنیاس (ترک علایق) کی حقیقت سے شروع کرتا ہے۔ وہ دنیا کو دو

حصوں میں بانٹ دیتا ہے، ایک مذہبی یا خیالی دنیا، دوسری اصلی دنیا۔ وہ اس کام میں لگا ہے کہ مذہبی دنیا کو اس کی زمینی بنیاد کی طرف لائے۔ اسے یہ نہیں سوجھتا کہ جب وہ یہ کام پورا کر چکے گا تو جو اصلی کام کرنا تھا وہ جوں کا توں دھرا رہ جائے گا۔ مطلب یہ کہ ایسی صورت حال، جہاں زمینی بنیاد خود کو خود سے ہی بے نیاز کر لے اور ہوا میں بذات خود بادشاہت کی طرح کھڑی رہ جائے، وہ صرف اس زمینی بنیاد کی خود انکاری اور باہمی تردید کو ہی ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ اس زمینی بنیاد کو اول تو اس کے اپنے تضاد میں سمجھنا چاہئے اور پھر یہ کہ اس تضاد کو دور کرنے (اس ٹیڑھ کو نکالنے) میں اسے خود انقلابی عمل سے گذرنا ہوگا۔ اس صورت میں، جب، یوں کہئے کہ، ارضی یا زمینی خاندان میں مقدس خاندان کی گتھی سلجھ جائے، تب وہ مرحلہ آئے گا کہ زمینی خاندان پر نظریے سے تنقید اور عمل سے انقلابی کایا پلٹ کی جائے۔

5

فائر باخ مطلق غور و فکر سے کچھ مطمئن نہیں، اس لئے حسیاتی خیال آرائی کی اپیل کرتا ہے۔ مگر وہ تو خود حسیاتی کیفیت کو عملی، یا انسان کی حسیاتی سرگرمی نہیں سمجھتا۔

6

مذہبی جوہر اصلی کو فائر باخ نے انسانی جوہرِ اصل میں ڈھال دیا۔ لیکن انسانی جوہر کوئی ایسی مطلق شے نہیں جو الگ الگ ہر ایک فرد کو نصیب ہوگئی ہو۔ اصل میں وہ تمام سماجی تعلقات کا مجموعہ ہے۔

فائر باخ جو اس واقعی جوہرِ اصلی کی تنقید میں سر نہیں کھپاتا، بالآخر اس پر مجبور ہو جاتا ہے کہ:

(1) تاریخ کی رفتار سے پاک صاف رہ کر، مذہبی احساس یا جذبے کو ہی موجود بالذات سمجھ لیا جائے اور انسانی فرد کو الگ تھلگ یا مطلق شے شمار کیا جائے۔

(2) اس کے نزدیک انسانی جوہر محض ایک فطری جوہر ہے، کوئی اندرونی کیفیت، ایک بے زبان عمومیت جو فطرت کی گرہوں کے ذریعے الگ الگ بہت سے افراد کو ایک دوسرے سے جوڑ دیتی ہے۔

7

اسی لئے فائر باخ کو نظر نہیں آتا کہ خود "مذہبی جذبہ" سماجی پیداوار ہے اور وہ فرد مطلق (ذات انسانی) جس کا وہ تجزیہ کر رہا ہے، دراصل سماج کی ایک خاص شکل سے تعلق رکھتا ہے۔

8

سماجی زندگی اصل میں عملی زندگی ہوتی ہے۔ وہ سارے اسرار و رموز جو نظریے کو لے جا کر مسیحی تصوف کے دھندلکے میں گم کر دیتے ہیں، ان کا معقول حل تلاش کیا جائے تو وہ انسان کے عمل میں اور عمل کی سمجھ بوجھ میں ہی ملتا ہے۔

9

خیال آرائی کی مادیت، یعنی وہ مادیت جو حسیاتی کیفیت کو عملی سرگرمی میں شمار نہیں کرتی، زیادہ سے زیادہ اس بلندی کو چھو لیتی ہے کہ فرد واحد کو "متمدن معاشرے" کا الگ تھلگ فرد تصور کر لے۔

10

مادیت کے پرانے فلسفے کا نقطۂ نظر ہے ایک "متمدن" معاشرہ (سول سوسائٹی)۔ مادیت کے نئے فلسفے کا نقطۂ نظر ہے انسانی معاشرہ ـ یا بالعموم عالم انسانیت۔

11

فلسفیوں نے اپنے اپنے طریقے سے دنیا کی تشریح کی ہے، لیکن اصل کام اسے بدلنا ہے۔

کارل مارکس نے 1840 کے موسم بہار میں لکھا۔

اول، فریڈرک اینگلز نے 1888 میں "لوڈوگ فیور باخ اور جرمن کلاسیکی فلسفے کا خاتمہ"

Ludwig Feuerbach and the End of Classical German Philosophy

کے اپنے علیحدہ ایڈیشن میں ضمیمے کے طور پر شائع کیا۔

اس اقتباس کو مارکسسٹس انٹرنیٹ آرکائیو کے لیے ابن حسن نے ترتیب دیا۔

کمپوزنگ: نوید، سجاد شاہ، احسن، امان اللہ، ابن حسن

نظرثانی ترجمہ: ابن حسن

اپنی رائے اور تجاویز کے لیے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

hasan@marxists.org